ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۶ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۷ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۸

احیاءِ اسلام خدا تعالیٰ کے مامور کے سوا ممکن نہیں

گزشتہ پرچہ میں جس "دارالاسلام" کا ذکر کیا گیا ہے اس کے مجوزین کا دعوےٰ ہے۔ کہ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"ہم جو انقلاب چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں کوئی نئی صورت تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ انقلاب اس سے پہلے برپا ہو چکا ہے۔ جس پاک انسان نے پہلی مرتبہ یہ انقلاب برپا کیا تھا۔ وہی اس کی فطرت کو خوب جانتا تھا۔ اور اسی کے اختیار کئے ہوئے طریقہ کی پیروی کر کے آج بھی یہ انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ . . .

. . . اس نمونہ کی جتنی پیروی کیجائے گی۔ اور جس قدر زیادہ اس سے مماثلت پیدا کی جائے گی۔ اسی قدر زیادہ انقلاب انگیز نتائج ہوں گے"

ان اصحاب کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ انقلاب اس طرح پیدا کیا تھا۔ کہ آپ نے مدینہ کو دارالاسلام کے طور پر قائم کیا۔ اور تمام مسلمان جو عرب کے مختلف قبیلوں میں منتشر تھے۔ ان سب کو حکم دیا گیا۔ کہ سمٹ کر اس مرکز پر جمع ہو جائیں۔ اور یہ کہ آپ نے "مذکز کے پاور ہوس میں اتنی زبردست طاقت بھر دی۔ کہ اس نے دیکھتے دیکھتے سارے عرب کو منور کر دیا"

اس بنا پر ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اگر یہ بھی مدینہ کی طرح کا ایک مرکز قائم کر لیں۔ تو ساری دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس سکیم کا تجزیہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آ جائے گا۔ کہ اس کی حقیقت خوش فہمی سے زیادہ نہیں۔ کون نہیں جانتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو مرکز اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے قائم فرمایا تھا۔ اور اس لئے اسلام کو مدینہ میں آ کر جو کامیابی حاصل ہوئی اس کو محض اس بات کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کہ مدینہ کو مرکز قرار دے دیا گیا تھا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل میں ایسا کیا گیا تھا کامیابی ارشاد خداوندی کی تعمیل کے باعث تھی نہ کہ ایک شہر کو چھوڑ کر دوسرے کو مرکز بنا لینے میں۔

پھر اسلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو انقلاب برپا کیا اسے محض مدینہ کی مرکزیت کا نتیجہ قرار دینا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی توہین ہے۔ اس انقلاب کی بنیاد اس الہٰی طاقت اور قدرت پر تھی۔ جس کی تیز رو اللہ تعالےٰ کے ساتھ نہائت قریبی تعلق ہونے کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں اور پھر آپ کے ذریعہ آپ کے جاں نثار خدام میں سرائت کرتی رہتی تھی۔ اس قدر حیرت انگیز انقلاب تائید الہٰی کے بغیر کسی انسان کی خواہ وہ اپنی ذات میں کتنا ہی بلند مرتبت کیوں نہ ہو قطعاً محال ہے یہ درست ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے پھر یہ انقلاب دنیا میں پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس سلسلہ کی ایک نہائت اہم بلکہ بنیادی کڑی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔ اس لئے اب بھی ضروری ہے کہ اسلام کے احیاء کیلئے ایک ایسا مقدس وجود ہو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رہ کر اللہ تعالےٰ سے فیوض حاصل کرے۔ روشنی اور ہدایت پائے۔ اور پھر اسے دوسروں میں منتقل کرے۔ اگر اس کڑی کو اس سلسلہ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو پھر کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور ظاہر ہے کہ دارالاسلام کے مجوزین اس سے کلیتہً محروم اور تہی دست ہیں۔ ان حالات میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ ادارہ اور انسٹی ٹیوشن بھی ایسی ہی ہے جیسی دنیا میں سینکڑوں ہزاروں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں۔ بلکہ ان سے بدرجہا ناکارہ اور بے فیض۔ کیونکہ دنیوی اداروں کے لئے الہٰی قانون یہی ہے کہ وہ جتنی جدوجہد کریں گے کامیابی حاصل کر لیں گے۔ انکا اللہ تعالےٰ کے ساتھ رابطہ ضروری نہیں۔ لیکن دنیا میں مذہبی اور روحانی انقلاب اور ایسا انقلاب پیدا کرنے کے لئے جیسا کہ اسلام دنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قانون یہی ہے کہ اس جدوجہد کا نقطہ مرکزی ایسا انسان ہو جسے خدا تعالےٰ اس کام کے لئے کھڑا کرے اور جس کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہونے اور ان کی بے راہ رویوں کے باعث اسلام کے روشن چہرہ کے گرد آلود ہو جانے کی صورت میں اللہ تعالےٰ وقتاً فوقتاً ایسے مجددین اور مامورین مبعوث کرتا رہیگا جو صحیح اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتے رہینگے چنانچہ

آپ فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے انتظام کر دیا ہے۔ کہ وہ تجدید دین کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین مبعوث کرتا رہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نبی کے مبعوث ہونے کی خاص طور پر خبر دی ہے۔ اور اسلام کا احیاء اس کا کام بتایا ہے۔ یہی وہ پاکباز اور جری اللہ ہیں۔ جن کے جھنڈے تلے جمع ہو کر دنیا میں وہ انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو اسلام کا مطمح نظر ہے اس کے سوا جس قدر بھی کوششیں ہوں گی قطعاً بار آور نہ ہوں گی۔ پس ایسے تمام درد مندوں کو جو اسلام کا احیاء چاہتے اور اس کے پیش نظر انقلاب کو دنیا میں برپا شدہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ مژدہ ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنا ایک مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرما دیا ہے۔ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو اپنے لئے بہت بڑا فخر قرار دیتے ہوئے۔ آپ کے اسوہ پر ایک مرکز قائم کر کے دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کے رستہ کو کھول دیا ہے۔ اور جس پر اس کے لاکھوں متبعین پوری جد وجہد اور سرگرمی کے ساتھ گامزن ہیں۔ جو شخص بھی اس انقلاب کو دیکھنے کا متمنی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اس کے جھنڈے تلے آ جائے۔ اور اس کے فرمودہ کے مطابق ان مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو منزل مقصود کی طرف حتی المقدور بڑھ رہے ہیں۔ ورنہ کامیابی محال ہے۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا۔ احباب میں یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ جن کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی تبرک ہو۔ وہ اس کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کریں۔ تاکہ ایک مکمل فہرست مرتب ہو کر ریکارڈ میں آ جائے اور بعد میں مرور زمانہ کی وجہ سے اس میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو۔ بعض احباب نے اس کے متعلق تبرکات کی تفصیل تحریر کی ہے۔ جن کے نام اخبار میں درج ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد جن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ذیل میں ان کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ اور باقی احباب سے بھی گزارش ہے کہ بہت جلد اس کام کی طرف توجہ دیکر ممنون فرمائیں۔ تبرکات کے ذکر میں۔ تبرک کی کیفیت۔ زمانہ حصول۔ ثبوت صحت ضرور درج کی جائے۔

نمبر شمار

۳۶۔ احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈنگہ

۳۷۔ اہلیہ صاحبہ سردار کرم داد خانصاحب قادیان

۳۸۔ قریشی محمد الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ جھبور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

۳۹۔ عطاء الرحمٰن صاحب بھیرہ۔

۴۰۔ شیخ غلام قادر صاحب شرق سکندر آباد دکن

نمبر شمار

۴۱۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان

۴۲۔ حکیم قطب الدین صاحب قادیان

۴۳۔ سید محمد ہاشم صاحب بخاری قادیان

۴۴۔ مسٹر بہار الحق صاحب ایم۔ اے۔ بی کام کلکتہ

۴۵۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب قادیان

۴۶۔ بابا محمد حسن صاحب قادیان۔

ناظر تالیف وتصنیف قادیان

آئندہ کے لئے دفتر محاسب کے ذریعہ الفضل کا چندہ بھجوانے والے اصحاب ضرور اس گزارش کو مد نظر رکھیں۔ (مینجر)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے رات کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ملیریا کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ ضعف کی شکایت باقی ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا کریں۔

صاحبزادہ رفیق احمد و صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ و امۃ الباسط کا بخار ابھی تک نہیں ٹوٹا دعائے صحت کی جائے۔

نظارت تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام آج سے مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے صرف ونحو کا اور مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا ہے جس میں شرکت کے لئے بعض بیرونی اصحاب بھی تشریف لائے ہیں۔

سید عبد الجلیل شاہ صاحب خلف حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم کا خورد سال بچہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور آپکے متعلق روایات

قلمبند کرنیکا کام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ تاکیدی ارشاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام سے حضور کے حالات اور ملفوظات قلمبند کر لئے جائیں اس مبارک کام کے متعلق اخبار میں متعدد اعلانات کئے گئے ہیں۔ جس پر احباب نے حضور علیہ السلام کے حالات اور واقعات تحریر کئے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے اصحاب ایسے ہیں۔ جن کی طرف سے یہ حالات اور روایات موصول نہیں ہوئیں۔ اس کے متعلق ہر ایک جماعت کے عہدیدار توجہ کریں۔ اور ان کی جماعت میں جو بھی ایسے صحابی موجود ہوں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات یا ملفوظات معلوم ہوں۔ ان سے لکھوا کر یا خود لکھ کر دفتر ہذا میں روانہ کریں۔

اسی طرح آج کل موسمی تعطیلات کی وجہ سے اساتذہ اور طلباء باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی اس مبارک کام کے متعلق سعی کریں۔ اور حضور کے صحابہ سے آپکے حالات قلمبند کروا کر دفتر ہذا میں روانہ فرمائیں۔

ناظر تالیف وتصنیف قادیان

دفتر محاسب کے ذریعہ چندہ بھیجنے والے احباب کو ضروری اطلاع

جو خریداران الفضل دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ قیمت اخبار بھجواتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنا خریداری نمبر دفتر محاسب کی اطلاع میں ضرور لکھا کریں۔ بعض احباب صرف اپنا نام لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس طرح دفتر الفضل کو سخت دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور چندہ متعلقہ خریداروں کے کھاتوں میں درج نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انہیں شکایت پیدا ہوتی ہے۔ لہذا

(96)

ایک غیر مبایع سے گفتگو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق عجیب استدلال

۱۲ اگست کو مجھے ایک معزز غیر مبایع سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔ اثنائے بحث میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ولادت کا ذکر آنے پر انہوں نے کہا۔ میں تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت بن باپ کا قائل نہیں ہوں۔ میں نے کہا کیا آپ کے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان تمام احمدیوں کے لئے حجت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال صراحت کے ساتھ فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے۔

میرا یہ کہنا تھا کہ پیغامی دوست چمک کر کہنے لگے ابھی آپ کیا جانیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو صاف لکھا ہے۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام کا باپ تھا۔ میں نے عرض کیا کہاں لکھا ہے۔ آپ نے حقیقۃ الوحی ہاتھ میں لے کر یہ حوالہ پڑھ سنایا۔

"ہمارے مخالفوں کا یہ اعتقاد کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب سے محفوظ رہ کر آسمان پر مع الجسم عنصری چڑھ گئے۔ یہ ایسا اعتقاد ہے کہ جسے قرآن شریف سخت اعتراض کا نشانہ ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ہر ایک جگہ عیسائیوں کے ایسے دعاوی کو جن سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خدائی ثابت کی جاتی ہے رد کرتا ہے جیسا کہ قرآن شریف نے حضرت عیسےٰ کا بغیر باپ پیدا ہونا (جس سے ان کی خدائی پر دلیل پیش کی جاتی تھی) یہ کہہ کر رد کیا۔ کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ پھر اگر حضرت عیسےٰ درحقیقت مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ اور پھر نازل ہونیوالے ہیں تو یہ تو انکی ایسی خصوصیت تھی۔ کہ بے باپ ہونے سے زیادہ دھوکہ میں ڈالتی تھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۱)

اس حوالہ سے آپ نے جو استدلال کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ عیسائیوں کے وہ تمام دعاوی جن کی بناء پر الوہیت مسیح کا اعتقاد رکھا جاتا ہے قرآن شریف نے رد فرما دیئے ہیں۔ اور ان مردود دعاوی کی فہرست میں یہ دعوےٰ بھی شامل ہے کہ مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے لہذا آپ خدا تھے۔ اور چونکہ قرآن شریف نے عیسائیوں کے اس دعوے کا رد فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مسیح علیہ السلام بن باپ نہیں بلکہ با باپ پیدا ہوئے۔

اس عجیب و غریب استدلال کے متعلق میں نے کہا۔ آپ کا یہ استدلال بلاشبہ اچھوتا ہے۔ قبل ازیں مجھے جس قدر اہل علم پیغامیوں سے بحث و تمحیص کا موقعہ ملا ہے۔ ان سب نے ولادت مسیح کے متعلق اپنا ذاتی اجتہاد پیش کیا ہے۔ اور کبھی یہ جسارت نہیں کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر سے یہ نتیجہ نکالیں کہ آپ بھی مسیح علیہ السلام کی ولادت با باپ کے قائل تھے۔ بلکہ یہ کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہمارے لئے حجت نہیں۔ مگر آپ نے تو کمال کر دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے آپ کے صریح ارشادات کے خلاف استدلال کیا۔

پھر میں نے کہا تردید دعوے کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ سرے سے دعوے کا انکار کر دیا جائے مثلاً عیسائیوں کا یہ خیال کہ چونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر آسمان پر مع جسم عنصری چڑھ گئے لہذا آپ خدا ہیں۔ اس کی تردید میں یہ کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ یہ دعوے سرے سے غلط ہے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب سے نجات پا کر آسمان پر نہیں بلکہ دور دراز کسی ملک میں ہجرت کر گئے۔ اور پھر طبعی موت سے وفات پا گئے۔ لہذا آپ خدا نہیں ہو سکتے۔

دوم۔ جس دعوے کے بل بوتے پر الوہیت مسیح کا عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ بعینہٖ وہی حالات و صفات کسی دوسرے میں ثابت کر دی جائیں۔ اور پھر عیسائیوں سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ دونوں کو خدا مانیں۔ مسیح کو بھی اور شخص ثانی کو بھی۔ ورنہ الوہیت مسیح کے عقیدہ سے دست بردار ہو جائیں۔ چنانچہ مقام زیر بحث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ نے مسیح علیہ السلام کے بالمقابل حضرت آدم علیہ السلام کی مثال پیش کی ہے۔ جس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ اے عیسائیو! اگر تمہارے نزدیک مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا ان کی الوہیت کی دلیل ہے۔ تو پھر آدم علیہ السلام کو بھی خدا مانو۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم۔ تمہارے خیال میں مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا انوکھا ہو تو ہو مگر خدا تعالےٰ کی نظروں میں ان کی مثال بالکل آدم علیہ السلام کی سی ہے۔ جو بن باپ اور بن ماں پیدا ہوئے۔

غرض اس حوالہ سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس صفت کے اعتبار سے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا سمجھا۔ بلکہ وہی صفت آدم علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ آدم علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے برعکس اس کے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک عیسائیوں کا یہ دعوے کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے ناقابل قبول ہوتا۔ تو حضور سرے سے اس دعوے کا انکار فرماتے۔ (جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جانے کا صاف انکار فرمایا ہے۔ اور دلائل و براہین کے ذریعہ اس کی تردید کی ہے۔) نہ کہ آدم علیہ السلام کی مثال پیش کر کے یہ بتاتے کہ دربارۂ ولادت مسیح اور آدم دونوں کی حالت یکساں ہے۔ علاوہ بریں پیغامی دوست کا استدلال ماننے سے یہ لازم آئیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آدم علیہ السلام بھی با باپ پیدا ہوئے تھے۔ حالانکہ ایسا کہنا سراسر غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ نے مسیح کو آدم کی طرح بن باپ سمجھا ہے۔ بنابریں آپ نے قرآن کریم کے بیان کے مطابق مسیح علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کے مشابہ قرار دے کر عیسائی عقیدہ کو رد کیا ہے۔

ہماری اس تقریر کے بعد ہمارے پیغامی دوست بہت ڈھیلے پڑ گئے۔ مگر وائے خودداری اپنے مونہہ سے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام شان میں بڑھ کر کا مطلب

پیغامی صاحب نے بار بار اس امر پر زور دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا نام محدث یعنے غیر نبی رکھا ہے۔ لہذا آپ کو نبی کہنا درست نہیں۔ اس کے جواب میں میں نے واضح کیا۔ کہ گو یہ سچ ہے کہ ایک عرصہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا نام محدث یعنی غیر نبی رکھتے رہے حالانکہ آپ کے وجود میں وہ تمام شرائط پائی جاتی تھیں۔ جن کے تحقق سے ایک شخص نبی کہلاتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ کے خیال میں نبی کے لئے براہ راست اور بغیر اتباع نبی سابق نبوت حاصل کرنا نیز نئی شریعت لانا جو پہلی شریعت کو منسوخ کرے ضروری ہے۔

اس لئے آپ اپنے آپ کو محدث یعنی غیر نبی قرار دیتے رہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے آپ پر بارش کی طرح وحی نازل کرکے واضح کر دیا۔ کہ براہ راست نبوت پانا یا نئی شریعت لانا نبی کے لئے ضروری نہیں تب آپ نے اعلان فرما دیا۔ کہ میں نبی ہوں محدث نہیں۔ اس لئے گو ایک وقت تک آپ کو محدث یعنی غیر نبی کہنا ضروری تھا۔ لیکن بعد میں آپ کے اعلان کے مطابق صرف یہ لازم آیا۔ کہ آپ کو محدث سے بڑا یعنی نبی سمجھا جائے۔ چنانچہ آپ کا مشارالیہ اعلان حسب ذیل ہے۔

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

تھوڑی دیر تک بحث کرنے کے بعد پیغامی صاحب نے اقرار کیا۔ کہ بے شک بروئے لغت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔ محدث نہیں۔

میں نے اپنی تائید میں مندرجہ ذیل حوالہ بھی پیش کیا۔ "تریاق القلوب صـ ۱۵۷ میں (جو میری کتاب ہے) لکھا ہے۔ اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے۔ کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صـ ۲۵۷ میں مذکور ہے۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ الخ"
حقیقۃ الوحی صـ ۱۴۸

کسی سائل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو متناقض عبارتیں پیش کرکے آپ سے پوچھا ہے۔ کہ آپ کی ہر دو تحریروں میں اختلاف کیوں ہے ہم نے پیغامی صاحب سے گزارش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس تناقض کو قبول فرمایا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ تریاق القلوب میں اپنے آپ کو بعض امور میں مسیح ناصری علیہ السلام سے افضل قرار دیتے ہیں نہ کہ کلی طور پر اور تمام شان میں۔ اور ساتھ ہی اس شبہ کا ازالہ کر دیتے ہیں۔ جو شائد کسی کے دل میں پیدا ہو کہ آپ نے اپنے نفس کو مسیح علیہ السلام سے افضل کیوں قرار دیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے جزئی فضیلت کا اظہار کیا ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ گویا اس وقت تک آپ اپنے تئیں غیر نبی کہتے ہیں۔ اور اسی بناء پر مسیح پر اپنی کلی فضیلت نہیں۔ بلکہ جزئی فضیلت کا اقرار فرماتے ہیں۔ مگر ریویو میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ میں تمام شان میں مسیح علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں یعنی ہر لحاظ سے آپ مسیح ناصری سے زیادہ باکمال ہیں۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ آپ نے ریویو کے زمانہ میں قطعی طور پر اپنے آپ کو نبی قرار دیدیا ہے۔

اس تقریر کے جواب میں "پیغامی" صاحب نے فرمایا۔ پہلے "تمام شان" کے معنے سیکھو پھر بات کرو۔ اس کے معنی تو صرف اتنے ہیں۔ کہ مجموعی طور پر میں مسیح ناصری سے افضل ہوں۔ نہ یہ کہ ہر لحاظ سے مجھے آپ پر فضیلت ہے۔ "تمام شان" فرمانے کے باوجود بعض ایسی شانیں رہ جاتی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح ناصری علیہ السلام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں آپ نے اپنے اس زعم باطل کی تائید میں ذیل کا حوالہ بھی پیش کیا۔ "جب ہم کچہری میں گئے۔ تو فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا۔ کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے۔ اسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے"۔

"تمام شان" کے متعلق آپ کی گوہر افشانی قارئیں ملاحظہ فرما چکے۔ اب موجودہ حوالہ سے آپ نے جو عجیب وغریب استدلال فرمایا۔ وہ بھی احباب کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس حوالہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ وکیل نے حضور علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو صرف وہی مرتبہ حاصل ہے۔ جو تریاق القلوب میں لکھا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں صرف وہی۔ اور چونکہ یہ حوالہ ریویو کے حوالہ سے بعد کا ہے۔ لہذا پھر وہی بات قائم ہو گئی۔ کہ آپ کو مسیح علیہ السلام پر صرف جزئی فضیلت حاصل رہی۔

میں نے گذارش کی۔ کہ جتنا سوال تھا۔ اتنا جواب دیا گیا۔ لہذا اس سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ کا مقام و مرتبہ اس سے زیادہ نہ تھا۔ جو تریاق القلوب میں مذکور ہوا۔ پھر میں نے مثالیں دے کر سمجھایا کہ اگر کوئی غیر مسلم آپ سے یہ سوال کرے کہ آیا حضرت یوسف علیہ السلام صالح تھے۔ اور آپ جواب دیں "ہاں" تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکل آئیگا۔ کہ آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر دیا۔ اس کا تو صرف یہ مطلب ہوگا۔ کہ آپ کے نزدیک حضرت یوسف علیہ السلام صالح بھی ہیں۔ اور نبی بھی وبس۔ البتہ اگر آپ یہ کہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام صرف صالح ہیں۔ تو پھر بیشک اس قول سے آپ کی نبوت کا انکار لازم آئیگا۔ اور دراصل اسی لئے آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ وکیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ آیا آپ کا رتبہ صرف اسی قدر ہے جو تریاق القلوب میں بیان ہوا۔ حالانکہ وہاں صرف کا لفظ ندارد ہے۔

باقی رہا آپ کا یہ فرمان۔ کہ تمام شان" سے مراد کل شان نہیں۔ بلکہ مجموعی شان ہے سو یہ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ اگر کوئی آپ سے دریافت کرے۔ کیوں صاحب آپ نے تمام روٹیاں کھالیں؟ یا تمام کام سرانجام دے لیا؟ تو آپ کل سمجھیں گے یا نہیں۔ اس سوال کے جواب میں آپ خلاف عادت خاموش ہو گئے۔

"سالم"

استمداد برائے تبلیغ و تربیت جماعتہائے علاقہ قادیان

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا شکریہ

علاقہ قادیان میں تبلیغ کرنے کیواسطے ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو ہفتہ یا مہینہ کیلئے باہر دیہات میں جاکر تبلیغ کر سکیں اور بعض ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو مستقل طور پر بعض دیہات میں رہائش اختیار کرکے دوکانداری سے اپنا گذارہ چلا دیں اور تبلیغ بھی کریں۔ اس سے قبل تحریک کی گئی تھی جس کی بناپر دو احباب نے دو مختلف دیہات میں جاکر دوکانیں کھولدیں ہیں۔ اور تبلیغ کا کام بھی ہماری زیر ہدایت شروع کر دیا ہے اسی طرح بعض احباب نے مہینہ اور بعض نے ہفتہ تبلیغ کے لئے وقف کیا ہے۔ اور وہ اس عرصہ میں میری زیر ہدایت مختلف دیہات کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور بعض دورہ پر جانے والے ہیں۔ جو احباب وقت نہیں دے سکتے۔ مگر وہ صاحب حیثیت ہیں۔ وہ اس طور پر مدد کر سکتے ہیں۔ کہ کسی غریب مخلص احمدی کا خرچ دیدیں جس سے وہ غریب احمدی تربیت و تبلیغ کا کام احمدیہ دیہات میں کر سکے۔ چنانچہ اس تحریک کے ماتحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک آدمی کا خرچ چھ ماہ کا عطا فرمایا ہے۔ جس سے ہم نے ایک آدمی کو مستقل طور پر ایک گاؤں میں بٹھا دیا ہے۔

اس موقعہ پر میں صاحب حیثیت احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر صاحب حیثیت احباب حضرت میاں صاحب کے نقش قدم پر سال بھر کے لئے یا چھ ماہ کیلئے ایک ایک آدمی کا خرچ دیں۔ تو کئی مقامات پر قادیان کے گردونواح میں مستقل طور پر ہمارے تبلیغی مرکز قائم ہو سکتے ہیں۔ یہ روپیہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں بھیجا جائے۔

خاکسار فتح محمد سیال۔

یہاںؔ اور وہاںؔ

(۱) احمدیہ سپورٹس کلب (۲) خدام الاحمدیہ (۳) دنیا پر ایک نظر

(الحاج مولانا نیر کے قلم سے)

(۱)

ہمیں مسرت ہے کہ قادیان صرف مذہب ہی میں نہیں۔ بلکہ زندگی کی جدوجہد کے دوسرے شعبوں میں بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ چند روز ہوئے صاحبزادہ میاں داؤد احمد اور صاحبزادگان منیر احمد و حمید احمد سلمہم اللہ تعالیٰ نے ہم کو "ایک کھیلوں کے مقابلہ" کا افتتاح کرنے کے لئے بلایا اور ہمارے سامنے کھلاڑیوں کے نمائندوں نے حلف لیا۔ ہم نے مختصر نصائح اور دعا کی۔ اب ہم نے الفضل میں پڑھا اور بعض عزیزوں سے سنا۔ کہ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے بٹالہ میں شاندار کامیابی کے ساتھ مقابلہ کے کھیل جیتے ہیں۔ اس کامیابی اور اس شہرت نے ہمیں وہ وقت یاد دلایا۔ جب پہلی مرتبہ ہم قادیان سے ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے بٹالہ گئے اور پہلی مرتبہ میدان کھیل میں ہمارے بچے کھیل کے ہر گول پر اپنے گول (مقصد اعلےٰ) کو مد نظر رکھکر سجدۂ شکر بجالائے اور جہاں جو کھڑا تھا۔ زمین پر گر گیا۔ اور مسیحی گرجا کے قریب۔ اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ اور پھر امرت سر میں سرکل ٹورنامنٹ پر جاکر سکھوں کو شکست دی اور نعرہ اللہ اکبر بلند کیا۔ وہ ایک خاص سماں تھا۔ وہ ایک خاص وقت تھا جس کی کیفیت اب تک کیفیت پیدا کرتی ہے۔ ہم کو خوب یاد ہے کہ گنڈیری فروش بھی کہہ رہے تھے "اسلام کی فتح۔ اسلام کی فتح" اور ہم نے ہر مسجد کے سامنے تکبیر کی آواز بلند کی۔ امرت سر کو وہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ اور خوش کن امر یہ ہے۔ کہ اس وقت کے احمدیہ سپورٹس کلب کے روح رواں صاحبزادگان ہیں۔ اور اس وقت بھی "وعدہ کے صاحبزادہ" ہمارے سرپرست اور ہم سفر تھے۔ ہم بھی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ جس ہاکی کا آغاز ہم نے پہلے قادیان کے کھلاڑیوں کو کمرہ میں جمع کرکے اور زبانی قواعد سمجھا کر معمولی کھیل کے میدانوں میں کردیا تھا۔ وہ ہاکی کا کھیل اب قادیان والوں کے لئے عوام سے ہاکی کے بادشاہ کا خطاب بطور خراج حاصل کرتا ہے۔ ہم احمدیہ سپورٹس کلب کو مبارکباد دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلام کی فتح کے اصل کھیل اور اصل گول کو ہمیشہ مد نظر رکھکر نیک نام کامیاب کھلاڑی بنیں۔

(۲)

کل ہم کو زعیم "خدام الاحمدیہ" کی عنایت سے ان کے ماہواری جلسے کی صدارت کا فخر حاصل ہوا۔ ہم نے خدا کا شکر بہ ادا کیا۔ اور اپنے قابل احترام جوان ہمت اولوالعزم امام کے لئے دعا کی۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے دیکھا۔ وہ ایک خاص تغیر اور قائد اعظم کی خاص توجہ کا خاص اثر تھا۔ نوجوان اخلاق و تہذیب میں کمزور ہو رہے تھے۔ دستگیر نے وقت پر دستگیری کی۔ اور جماعت احمدیہ کے نوجوان سنبھل گئے ہیں۔ نیز ہم سے غیر مسلم لیڈروں نے کئی جگہ کہا کہ کیوں آپ لوگ سیوا سمتیوں کی طرح مخلوق خدا کی خدمت کرنے والی جماعتیں نہیں بناتے۔ جس کا اب تک کوئی تسلی بخش جواب ہمارے پاس نہ تھا۔ اب الحمد للہ کہ یہ کمی پوری ہوئی۔ خدام الاحمدیہ تھوڑے عرصہ میں ہندوستان کی حدود سے نکلکر باہر بھی جا پہونچی ہے سفید انگلستان کے خدام دارالتبلیغ کے باغ کی صفائی کا کام کرتے ہیں۔ سیاہ نائیجیریا کے خدام جماعت میں تبلیغی چستی پیدا کر رہے ہیں۔ سامی ممالک کے خدام نے شرائط کا ترجمہ عربی میں کرکے کام شروع کردیا ہے غرض ہر ملک کے احمدی نوجوانوں میں ایک بیداری ہے۔ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹ سے ہم بعض فقرات نقل کرتے ہیں۔ تا معلوم ہو کہ اس مبارک جماعت کے کام کی کیا نوعیت ہے۔ خدام محلہ دارالرحمت نے دارالرحمت اور دارالعلوم کے درمیانی سڑک پر مٹی ڈال کر مضبوط بند بنایا پندرہ گم شدہ اشیاء تلاش کرکے مالکان کو پہنچائی گئیں۔ پچاس سے زائد مریضوں کی عیادت کی گئی۔ دوائی خرید کردی گئی بعض مریضوں کو چارپائی پر اٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔ ۳ بیوگان کو روزانہ سودا سلف لاکر دیا گیا وغیرہ۔ خدام دارالبرکات سٹیشن کے راستہ کے گڑھوں کو ہموار کیا گیا۔ اسٹیشن پر مسافروں کو پانی پلاتے اور محتاج مسافروں کا سامان اٹھانے کا باقاعدگی سے اہتمام کیا گیا۔ رات کے وقت مسافروں کی رہنمائی کی گئی۔ جو خصوصاً ان بارش کے ایام میں نہایت مفید ثابت ہوئی۔ مسافروں کو ٹکٹ خریدتے وقت ریزگاری نہ ہونے کیوجہ سے سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے ایک خادم سٹیشن پر بھیجا جاتا رہا جو اپنے ہمراہ ریزگاری لیجاتا اور مسافروں کی اس دقت کو دور کرتا۔

ان رپورٹوں میں نائٹ اسکول "۸۰ گز سڑک تیار کی گئی" "غیر احمدیوں اور ہندوؤں کو کھانا کھلایا گیا" "بیوہ کو مکان بدلنے میں مدد دی گئی" "نالیاں صاف کی گئیں" وغیرہ وغیرہ کاموں کا تذکرہ سنکر اور خدام کا خدمت مخلوق میں لگ جانا معلوم کرکے دل باغ باغ ہوا۔ اور جب بعض نوجوانوں کو ان کے تبلیغی و تربیتی علمی کارناموں اور فصاحت تقریر پر انعام تقسیم کرنے کی عزت ہم کو حاصل ہوئی۔ تو ہماری مسرت انتہا کو پہونچی۔ اور نونہالانِ باغ احمد کے لئے دعا کی کہ وہ پھولیں پھلیں۔ اور دنیا کے کناروں تک پھیلیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ زندہ باد۔

(۳)

ہمارا دنیا کی ہر قوم سے تعلق اور ہمیں خدا کی مخلوق کے ہر طبقہ سے ہمدردی ہے۔ واقعات عالم پر نظر رکھنا بالخصوص حالات اقوام سے باخبر رہنا ایک تبلیغی جماعت کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔ دنیا کی موجودہ حالت اس وقت یہ ہے

مشرق بعیدہ کے افق پر جاپان و روس کے درمیان روس کی سرحد شرقی پر باقاعدہ جنگ شروع ہوگئی تھی۔ مارشل بلوچر سپہ سالار افواج روسیہ مشرقی بعیدہ کے میدان جنگ میں پہونچنے کی خبر تھی۔ اور جرمن کے وعدہ امداد سے یقین ہوتا تھا۔ کہ شاید ہٹلر چکوسلواکیہ پر قبضہ کرلیگا۔ اور روس کو مشرق میں مبتلائے جنگ کرکے اور فرانس کو سرحدی استحکامات کی مزید مضبوطی کی خبریں دیکر غافل کر رہا ہے۔ مگر آخری خبریں امن و صلح کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ اور غریب چینی کو نگلنے کے کام کا التوا جاپان کو مفید نہیں۔ نہ ہر جرمنی جب تک سپین کا فیصلہ نہ ہولے یا انگریز کسی طرف الجھ نہ جائیں کوئی دوسرا آسٹریا لینا چاہتا ہے۔ ابی سینیا کا تو خاتمہ ہو چکا ہے۔ لیگ بھی ساتھ ہی مر چکی ہے مگر اطالیہ ہسپانیہ کی جنگ کو فرانکو کی طرف فتح کے ساتھ ختم کرا کے جزائر بیلیرک میں مضبوطی سے بیٹھنا چاہتا ہے۔ یہودیوں پر مصیبت بھی ہے۔ اور ان کی شرارتوں نے عربوں کا بھی ناک میں دم کر رکھا ہے فلسطین میں بدامنی برابر ہے۔ عرب ممالک میں بے چینی اور انگلستان سے بدظنی بڑھ رہی ہے۔ اٹلی عربوں سے حسن سلوک اور مسلمانوں سے تعلق بڑھانے کی سکیم پر عمل پیرا ہے۔ اور جاپان کے ذریعہ مغربی چینی اور روس کے درمیان اسلامی ریاست قائم کرانے کی تجویز کو عمل میں لانے پر تلا ہوا ہے۔ مصر و ایران کے جدید تعلقات نے جو شہزادی خوزیہ کی ولی عہد ایران کے ساتھ منگنی سے مضبوط ہوگئے ہیں مغربی طاقتوں کو سوچنے کے لئے مضمون مہیا کیا ہے انگلستان جامعہ ازہر کے ذریعہ شاہ فواد کو خلیفہ بناکر اٹلی کے مقابلہ میں مسلمانوں کی طاقت پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہا ہے۔

۴ جواہر لال نہرو یورپ کی سیر کرنے بنگال کی وزارت کے مخالف اس کے توڑنے میں مصروف ہیں۔ آریہ سماج اندرون ریاست حیدر آباد کے خلاف پوری طاقت سے پراپیگنڈا

چندہ نہ دینے والوں کا جماعت سے اخراج

مجلس مشاورت منعقدہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں جس کی روئداد اخبار الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں مفصل شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جن لوگوں کی طرف سے متواتر عرصہ تک چندہ وصول نہ ہو۔ ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔ لیکن مرکز میں رپورٹ کرنے سے ایک ماہ پیشتر افراد متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت باقاعدہ نوٹس دیں۔ اگر پھر بھی وہ اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو مقامی جماعت میں ان کا معاملہ پیش کر کے تعزیری کارروائی کے لئے مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں چار جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سترہ اصحاب کو جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے یعنی

ضلع سیالکوٹ کے	۴
ضلع گجرات کے	۹
علاقہ کشمیر کے	۴
کل	۱۷

دیگر جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اگر ان میں بھی کوئی چندہ کے تارک اور نادہند ہوں اور باوجود جماعت کی کوشش کے اصلاح نہ کریں۔ تو ان کو ایک ماہ کا نوٹس بطور اتمام حجت دے کر اور ان کا معاملہ مقامی جماعت میں پیش کر کے تعزیری کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کا وجود جنہوں نے احمدیت میں داخل ہو کر اپنی ذمہ داری کو ہی نہیں سمجھا اپنے لئے اور جماعت کے لئے کوئی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔

ناظر بیت المال

ایک عیسائی سے کامیاب مناظرہ

۴ اگست کو بعد نماز عشاء مولوی بشیر احمد صاحب منیر (جامعہ) اور بندہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوٹھہ خوشحال پورہ ضلع گورداسپور میں تقاریر کیں۔ اختتام تقاریر کے بعد ایک عیسائی مناد خواہ مخواہ کو دڑپڑا اور مناظرہ کا چیلنج دیدیا۔ جو اسی وقت منظور کر لیا گیا۔ دوسرے دن تین بجے گوردوارہ میں مناظرہ شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی بشیر احمد صاحب مناظر تھے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے مسٹر بہاول خان مسیحی مناد تھے۔ خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی مدلل تقریر کا مسیحی مناظر پر ایسا اثر ہوا۔ کہ فوراً ہی میدان مناظرہ سے معہ عملہ چلا گیا۔ اس کا اثر گاؤں کے شریف ہندو سکھوں اور غیر احمدیوں پر بہت ہوا۔ ہم نے عیسائی مناد کو کفارہ اور الوہیت مسیح پر ...

خلافت جوبلی فنڈ میں افراد کے وعدے

بسلسلہ سابق حسب ذیل احباب نے انفرادی طور پر خلافت جوبلی فنڈ میں حسب ذیل وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

آئی ملک پٹنہ (I. Malik, Patna)	-/۵۰۰ تین سو کے قریب وصول ہو چکا ہے
مولوی عطاء الرحمن صاحب ایم۔ اے شلانگ	-/۲۰۰
بابو محمد حسن صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کاسگنج	-/۱۳۵
چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ملتان	-/۱۰۵ وصول ہو چکے ہیں۔
سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	-/۱۰۰
میاں حیات محمد صاحب ایس ڈی او کھام گاؤں	-/۱۰۱
ڈاکٹر رشید احمد صاحب ژابل	-/۱۰۱ وصول ہو چکے ہیں۔
مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم لیگوس	-/۱۰۰
ماسٹر نور محمد صاحب بی۔ اے راجپور بھاٹیاں	-/۹۰
سید سردار شاہ صاحب امیر جماعت جہلم	-/۸۰

(ناظر بیت المال)

(باقی آئندہ)

وصیتیں

۲۹۹۶/ منکہ عمراں بی بی بنت کرم بخش صاحب قریشی امرت سر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد زیورات قیمتی ایک ہزار سات سو روپے کی ہے۔ جو کہ مجھے مہر میں ملے ہوئے ہیں۔ اور تین سو روپیہ نقد موجود ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس جائیداد کے علاوہ کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ عمراں بی بی موصیہ امرت سر نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ جان بی بی والدہ موصیہ

گواہ شد:۔ خورشید بیگم بنت موصیہ

گواہ شد:۔ محمد خاں بقلم خود امرت سر

گواہ شد:۔ خدا بخش ولد احمد خان قوم ونجارہ

۵۰۳۹/ منکہ خیر الدین ولد میاں رحیم بخش قوم ارائیں پیشہ نقل نویس عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن مالیر کوٹلہ ریاست بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمدنی اجرت نقل نویسی پر ہے جو ماہوار اندازاً آٹھ روپے ہے اس لئے میں اپنی آمدنی کا آٹھواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ گویا میں اپنی آمدنی کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے وقت موجود ہو۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم حصہ وصیت میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ وہ مجرا سمجھا جاوے گا۔ لہٰذا یہ چند کلمے بطور وصیت کے لکھ دئے کہ سند ہوں۔

العبد:۔ بقلم خیر الدین احمدی سکرٹری مال جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ریاست

گواہ شد:۔ چوہدری مختار احمد احمدی سنوری

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل سنوری احمدی بلیڈر مانسہ ریاست پٹیالہ

۵۰۶۳/ منکہ سید مقبول احمد ولد سید محمد حسین قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں صرف دس روپے والد صاحب کی طرف سے مجھے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (موجودہ اور آئندہ جو بھی ہو) انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سید مقبول احمد ۴۰ اڈیزی سٹریٹ مانکجی روڈ۔ کراچی

گواہ شد:۔ بدر دین احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی۔

۵۱۱۳/ منکہ غلام قادر ولد چوہدری محمد یار قوم جٹ کانواں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گنٹھالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ صرف تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ پندرہ روپے احمد آباد سنڈیکیٹ کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم بطور حصہ جائیداد وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ رقم منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ غلام قادر حال احمد آباد ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع میرپور خاص سندھ

۲۴۶۱/

گواہ شد:۔ سید علی اصغر شاہ موصی

گواہ شد:۔ محمد طفیل برادر موصی نشان انگوٹھا۔

۵۱۳۰/ منکہ ملک عنایت اللہ ولد ملک مولوی محمد عبد اللہ صاحب قوم ریحان راجپوت پیدائشی احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال ساکن محلہ دار البرکات قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب زندہ ہیں اور میری اپنی کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ میری ماہوار ملازمت کی آمدنی پر ہے۔ جو کہ مبلغ پینتیس روپے ہے۔ میں اس تنخواہ میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور تا عمر جو میری وقتاً فوقتاً آمدنی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ اور ہر ایک وہ جائز آمدنی جو مجھے حاصل ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا اقرار کرتا ہوں۔ لہٰذا یہ وصیت نامہ بحق صدر انجمن احمدیہ میں نے لکھ دیا ہے۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو انجمن اس کا ۱/۱۰ حصہ لینے کی حقدار ہوگی۔

العبد:۔ ملک عنایت اللہ کلرک محکمہ نہر ڈیرہ غازیخاں ڈویژن ڈیرہ غازی خاں

گواہ شد:۔ مرزا محمد نصر اللہ بنفضل پنشنر دار الفضل قادیان حال دفتر نہر ڈیرہ غازیخاں

گواہ شد:۔ محمد علی بلاک ۲۷ شہر ڈیرہ غازی خاں بقلم خود

۵۱۶۰/ منکہ محمودہ بیگم زوجہ محمد معین الدین صاحب قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت بصورت زیور و پارچہ و مہر وغیرہ حسب ذیل ہے

زیور و پارچہ وغیرہ ۲۷۰۰/

حق مہر جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے } ۲۵۰۰/

۵۲۰۰/

پانچ ہزار دو سو روپے سکہ کلدار میں اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ مجھے دستیاب ہو تو میری یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔ الغرض میرے انتقال کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ہو اس تمام کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان متصور ہو۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت ادا کر دوں تو اس قدر حصہ منہا کرنے کے بعد بقیہ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ اس کے علاوہ اس وقت مجھے پندرہ روپے سکہ کلدار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں کہ حصہ آمد کی رقم ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ محمودہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد معین الدین خاوند موصیہ سالار جنگ بلڈنگ حیدرآباد دکن

گواہ شد:۔ محمد اعظم ۱/۵۵۵ مچھلی کمان۔ حیدرآباد دکن

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنوں ۱۳ اگست۔ ڈیمیل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قبائلیوں نے ایک ہوائی جہاز کو گولیاں مار کر نیچے گرا لیا۔ جہاز میں جو انگریز افسر بیٹھے تھے۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ ان کی واپسی کے لئے کوشاں ہے۔ مگر کہا جاتا ہے کہ قبائلیوں نے ان کو واپس کر دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک پلٹن بھی ان کی واپسی کی کوشش کرنے کے لئے روانہ کی گئی ہے۔

انگورہ ۱۴ اگست۔ حکومت ترکی نے ایک نئے قانون کا اعلان کیا ہے۔ جس کی رو سے ہر اس آدمی کو جو کوئی روزانہ یا ہفتہ وار اخبار نکالنے کا ارادہ رکھتا ہو ۷۵ ہزار روپیہ سرکاری خزانہ میں جمع کرانا ہوگا۔

پونہ ۱۴ اگست۔ بمبئی گورنمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ کسی ہریجن کو کسی پبلک جلسہ میں داخل ہونے سے روکنا قانوناً جرم ہے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ صدر غیر زراعت پیشہ کانفرنس نے گذشتہ ہفتہ گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ قریباً دو گھنٹے گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے زمیندارہ بلوں کے خلاف ہندوؤں کی شکایات پیش کیں۔ جنہیں گورنر صاحب نے اطمینان اور غور سے سنا اور ان پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا۔

الہ آباد ۱۴ اگست۔ ڈاکٹر کھارے کے واقعہ سے متاثر ہو کر کانگریس ہائی کمانڈ کانگریس کانسٹی ٹیوشن میں تبدیلی کرنے پر غور کر رہا ہے۔ گاندھی جی نے بھی اس میں بعض تجاویز پیش کی ہیں۔ جن کی بناء پر کانسٹی ٹیوشن زیادہ سخت ہو جائے گا۔ اور کوئی کانگرسی وزیر بغاوت نہ کر سکے گا۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ بنگال اسمبلی کی اپوزیشن پارٹی اس قدر منہ کی کھانے کے باوجود مایوس نہیں۔ چنانچہ اس کے مختلف عناصر کی ایک میٹنگ کل منعقد ہوئی۔ جس میں اپنی مضبوطی کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ ایک پروگرام بنایا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ لوگوں کے دلوں سے فرقہ دارانہ شبہات کو دور کر کے حق وزارت کا خاتمہ کرنے کی کوشش کی جائے کانگرس کے صدر مسٹر بوس نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ فضل الحق وزارت کو جلد توڑ دیا جائے گا۔

شملہ ۱۴ اگست۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کی رو سے فوجی بھرتی میں رکاوٹ پیدا کرنے اور فوجی ڈسپلن کو توڑنے کی تلقین کو جرم قرار دیا جائے گا۔ فوجی معاملات پر نیک نیتی سے جو تنقید کی جائے وہ اس کی زد سے باہر ہوگی۔ سب سے پہلا اس کا نفاذ پنجاب میں ہوگا۔ اپوزیشن پارٹی نے اس کی مخالفت کا اعلان کیا ہے۔

لکھنؤ ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ کے چیف سکرٹری نے اپنے آپ ہی پولیس افسروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کے کانگرسی ممبروں اور دوسرے کانگرسیوں کی باتیں نہ سنیں۔ بلکہ اپنا کام کئے جائیں۔ وزیر اعظم نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس سارے واقعہ کی تحقیقات کروں گا۔ اور اگر ایسا سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ تو میں جواب طلبی کروں گا۔

الہ آباد ۱۴ اگست۔ یوپی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو صوبہ کے اچھوتوں اور پسماندہ اقوام کی شکایات وغیرہ کی تحقیقات کرے گی اور ان کے متعلق صحیح اعداد و شمار مہیا کرے گی۔

سورت ۱۳ اگست۔ دریائے تاپتی میں ایک کشتی الٹ گئی۔ جس میں پچاس اشخاص سوار تھے۔ صرف چار بچے اور باقی غرق ہو گئے۔

کلکتہ ۱۳ اگست۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے آج ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے۔ ایک ہندو بنگالی نے ایک جرمن عورت سے جو لامذہب ہے۔ سول میرج ایکٹ کے ماتحت شادی کی تھی۔ مگر اب اسے فسخ کرنا چاہتا تھا۔ ہائی کورٹ کے فاضل جج نے لکھا ہے کہ سول میرج ایکٹ کی رو سے ایک مذہب کے پابند مرد اور لامذہب عورت میں شادی نہیں ہو سکتی

شملہ ۱۴ اگست۔ انڈو برٹش تجارتی گفت و شنید کے غیر سرکاری مشیروں نے آج کامرس ممبر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ سر موصوف نے بتایا کہ گفت و شنید کس مرحلہ پر ہے روئی کا مرحلہ سب سے زیادہ مشکل تھا مگر سر موصوف نے کہا۔ کہ اس کے حل کی کوششیں بھی شروع ہیں۔ اور کامیابی کی امید ہے۔

شملہ ۱۴ اگست۔ حکومت پنجاب کے بجٹ برائے سال ۳۷-۱۹۳۸ء میں اسے پیش کرتے ہوئے وزیر مال نے دو لاکھ کی بچت دکھائی تھی۔ لیکن اب حقیقی بچت ۶۱ لاکھ کی ہوئی ہے۔ جس میں سے ۵۵ لاکھ روپیہ سے اصلاح دیہات کے لئے فنڈ قائم کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۳ اگست۔ انگلستان کے مشہور ادیب مسٹر ایچ۔ جی ویلز نے ایک کتاب شارٹ ہسٹری آف دی ورلڈ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے متعلق بعض نہایت نازیبا الفاظ لکھے ہیں۔ اس لئے انگلستان میں مقیم مسلمانوں نے ایک جلسہ کر کے اس کی مذمت کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ اس کتاب کو ہندوستان بھیجے جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ بطور پروٹسٹ ایک نسخہ جلایا بھی گیا۔

واردھا ۱۴ اگست۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن میں "تشدد کی شاہراہ پر" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں کہ مزدوروں کو کارخانوں میں نہ جانے دینا۔ ہڑتالیں اور مظاہرے کرنا۔ کارخانہ داروں کو دھمکیاں دینا اور گالی گلوچ سے کام لینا یہ سب تشدد ہے۔ اگر کانگرسی کارکنوں نے ان باتوں کی کسی طرح بھی حوصلہ افزائی کی۔ تو کانگرسی حکومتیں بھی ان کے خلاف پولیس سے کام لینے پر مجبور ہوں گی۔ اگر کانگرس نے اس تشدد کو نہ روکا۔ تو وہ دن دور نہیں جب کانگرس ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ آپ نے کانگرسی حکومتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ان باتوں کو سختی سے روکیں

بمبئی ۱۴ اگست۔ حکومت بمبئی نے ایک ہفتہ وار گجراتی اخبار اور اس کو چھاپنے والے پریس سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی ہیں۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ کلکتہ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ موسیقی کا ڈپلوما کورس نافذ کرے جو دو سال کا ہوگا۔ اور اس میں گانے کے علاوہ سازوں کے متعلق بھی تعلیم دی جائے گی۔

بنوں ۱۴ اگست۔ وزیر اعظم نے اہل شہر کے ایک وفد کے ایڈریس کے جواب میں وعدہ کیا۔ کہ جو لوگ ہلاک یا زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کے وارثوں کو امداد دی جائے گی۔ اسی طرح جن کی دکانیں لوٹی یا جلائی گئی ہیں۔ ان کو بھی معاوضہ یا قرضہ دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ اہل بنوں کے جان و مال کی ہر طرح حفاظت کی جائیگی جو لوگ شہر چھوڑ گئے ہیں انہیں واپس آ جانا چاہئے

ایبٹ آباد ۱۴ اگست فرنٹیر اسمبلی کے فیصلوں میں گورنر کی مداخلت سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے پراونشل کانگرس کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایجی ٹیشن پیدا نہ کیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور عبد الغفار خان کی رائے بھی یہی ہے۔

گوجرانوالہ ۱۴ اگست موضع ... میں ایک شخص کا قتل چند روز ہوئے ہو گیا تھا۔ ایک گواہ روشن کی شہادت کی بناء پر پولیس نے ایک شخص کا اس الزام میں چالان کر دیا۔ مگر عدالت میں مقدمہ کی سماعت [illegible]